REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
خطبہ نمبر ۲

الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ
۲۵ رجمادی الثانی ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱۰

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۶ صلح ۱۳۳۷ ہش | ۱۶ جنوری ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

ربوہ ۱۵ جنوری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

موجودہ زمانہ میں کوئی آزاد ملک تنہا اور الگ تھلگ نہیں رہ سکتا

ریڈیو پاکستان سے برطانوی وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ میکملن کا نشری پیغام

کراچی ۱۵ جنوری۔ وزیر اعظم برطانیہ مسٹر ہیرلڈ میکملن نے ایک بار پھر کہا ہے کہ موجودہ زمانہ میں کوئی آزاد ملک تنہا اور الگ تھلگ رہنے کی ہمت نہیں کر سکتا۔ کل شام ریڈیو پاکستان سے مسٹر میکملن کا ایک ریکارڈ کیا ہوا پیغام نشر کیا گیا جس میں آپ نے اس بات پر زور دیا ہے۔ کہ آزاد دنیا کے تمام ملکوں کو ایک دوسرے پر انحصار کے جذبے کے ساتھ متحد ہو کر رہنا چاہیئے۔ مسٹر میکملن نے کہا کہ سیٹو اور معاہدہ بغداد کے دفاعی سمجھوتے اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ہیں۔ ان سے ممبر ملکوں کے سیاسی استحکام اور اقتصادی ترقی میں مدد ملی ہے۔

مسٹر میکملن نے کل سہ پہر وزیر اعظم ملک فیروز خان نون سے ایک اور ملاقات کی۔ یہ ملاقات تین گھنٹے تک جاری رہی اور اس میں مسٹر میکملن کے دو مشیروں کے علاوہ مرکزی وزیر صنعت مسٹر ظفر علی قزلباش اور فارن سکرٹری مسٹر بیگ بھی شریک تھے۔

مسٹر میکملن نے کل صبح پاکستانی فضائیہ کا ایک مظاہرہ دیکھا جس میں سولہ جٹ طیاروں نے حصہ لیا۔ تین سیبر جٹ طیاروں نے ایک ساتھ پرواز کر کے آواز کی سرحد عبور کر لی۔ دوسرے طیاروں نے مصنوعی نشانوں پر بم پھینکے۔ اور نیپام بم گرانے کا مظاہرہ کیا۔ اس کے علاوہ ہوابازوں نے انفرادی طور پر کرتب دکھلائے۔

ایٹمی تجربات کا سلسلہ فوری طور پر بند کیا جائے

۴۴ ملکوں کے ۹۲۳۵ سائنسدانوں کی اپیل

نیویارک ۱۵ جنوری۔ ڈاکٹر لائنس پولنگ نے جنہیں کیمسٹری کا نوبل پرائز ملا تھا اقوام متحدہ کے سکرٹری جنرل کو ایک درخواست بھیجی ہے جس پر ۴۴ ملکوں کے ۹۲۳۵ سائنسدانوں کے دستخط ہیں۔ اور جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایٹمی تجربات کا سلسلہ فوری طور پر بند کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی معاہدہ کیا جائے۔ جن سائنسدانوں نے اس اپیل پر دستخط کئے ہیں۔ ان میں نوبل پرائز حاصل کرنے والے ۳۶ سائنسدان بھی شامل ہیں۔ ان میں سے خاص خاص کے نام یہ ہیں۔ بانڈ اور برٹرینڈ رسل، فریڈرک جولیٹ کیوری، ہیرلڈ اورے اور ڈاکٹر ہان۔ اس اپیل میں کہا گیا ہے کہ ایٹم بم یا ہائیڈروجن بم کے ہر ایک تجربہ کے نتیجہ میں ایسے ریڈیائی ذرات تمام دنیا میں پھیلتے ہیں۔ جن کا انسانی صحت پر بہت مضر اثر پڑتا ہے چنانچہ ان تجربات کے نتیجہ میں اس بات کا خطرہ لاحق ہے کہ آئندہ دنیا میں ایسے بچوں کی تعداد بہت بڑھ جائے گی جن کی صحت معمول سے کہیں زیادہ خراب ہوگی۔

عبد العزیز رحمٰن بخش صاحب ڈچ گی آنا جانے کے لئے کراچی سے روانہ ہو گئے

مکرم عبد العزیز رحمٰن بخش صاحب جو ڈچ گی آنا کے لئے ۸ جنوری کو ربوہ سے روانہ ہوئے تھے۔ ۱۱ جنوری کو "ایشیا" نامی بحری جہاز کے ذریعہ اپنی منزل مقصود کے لئے کراچی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں بخیر و عافیت ڈچ گی آنا پہنچائے اور سفر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ (وکالت تبشیر)

درخواست دعا

میں ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت لاہور سے ربوہ آگیا ہوں۔ ابھی تھوڑا سا نقص دل کے مقام پر باقی ہے۔ امید ہے کہ احباب جماعت کی دعاؤں کے نتیجہ میں جلد ہی صحتیاب ہو جاؤں گا۔ احباب سے درخواست ہے کہ خاکسار کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

خاکسار ڈاکٹر غلام مصطفےٰ ربوہ

— کراچی ۱۵ جنوری۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر سوکارنو ۲۰ جنوری کو کراچی پہنچیں گے اور وہاں سے لاہور جائیں گے۔

دفتر "تحریک وقف جدید" کے متعلق ضروری اطلاع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "وقف جدید" کی جو تحریک فرمائی ہے۔ اس کا دفتر پرائیویٹ سکرٹری صاحب کے دفتر میں قائم ہو گیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس دفتر کا انچارج مکرم سید منیر احمد صاحب باہری واقف زندگی کو اور کلرک فضل الرحمٰن صاحب نعیم کو مقرر فرمایا ہے۔ جن دوستوں نے "وقف جدید" میں وعدے کئے ہیں یا جن دوستوں نے اپنی زندگی وقف کی ہے۔ ان کے ساتھ خط و کتابت سید منیر احمد صاحب باہری انچارج "تحریک وقف جدید" ہی کریں گے جن دوستوں نے کوئی امر دریافت کرنا ہو۔ انہیں ان سے ہی خط و کتابت کرنی چاہیئے۔

خاکسار:۔ ابو المنیر نور الحق واقف زندگی ربوہ

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

خطبہ جمعہ

ہمت کے ساتھ آگے بڑھو اور وقف جدید کی تحریک کو کامیاب بنانے میں بڑھ چڑھ کر حصہ لو

نوجوان اپنی زندگیاں وقف کریں احمدی زمیندار دس دس ایکڑ زمین پیش کریں اور دیگر احباب [illegible] سے زیادہ چندہ دیں

اب وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحمت جلد آسمان سے ہمارے لئے اترے گی

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء بمقام ربوہ

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبہ زود نویسی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

ہماری جماعت کی حالت کا نقشہ

سورۃ انفال رکوع ۲ میں کھینچا گیا ہے۔ اور اس نقشہ کو شیخ سعدیؒ نے ایک حکایت کے رنگ میں اپنی کتاب "گلستان" میں بیان کیا ہے۔ ہم بچپن میں وہ شعر پڑھا کرتے تھے تو بہت مزہ آیا کرتا تھا۔ یوں تو جب ہم بڑے ہوئے تو حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے ہمیں مثنوی مولانا روم بھی پڑھائی تھی مگر وہ زمانہ جب ہمیں مثنوی مولانا روم پڑھائی گئی ۱۱ء یا ۱۲ء کا زمانہ تھا اور گلستان اور بوستان اس سے پہلے زمانہ میں ہمیں شروع کرائی گئی تھی۔ شیخ سعدیؒ نے

گلستان میں ایک کہانی

لکھی ہے کہ ایک بادشاہ تھا جس کے کئی بیٹے تھے اور وہ سب بیٹے نہایت خوبصورت تھے۔ اور بادشاہ ان سے بہت محبت کیا کرتا تھا۔ لیکن ایک لڑکا بہت چھوٹے قد کا تھا اور اس کی شکل بھی نہایت مکروہ تھی۔ اس سے وہ سخت نفرت کیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک بادشاہ جو اس سے دشمنی رکھتا تھا اور جس کی طاقت بہت زیادہ تھی اس پر حملہ آور ہوا۔ جب اس کی فوج نے اس بادشاہ کے دائیں اور بائیں بڑے زور سے حملہ کیا تو اس کی

ساری فوج بھاگ گئی

اور میدان جنگ میں صرف چند آدمی بادشاہ کے ساتھ رہ گئے۔ جب بادشاہ نے دیکھا کہ اب دشمن مجھے بھی حملہ کر کے قید کر لے گا۔ تو یکدم صفوں کو چیرتا ہوا ایک سوار نکلا جس نے اپنے ہاتھ میں نیزہ پکڑا ہوا تھا۔ وہ پوری ہمت کے ساتھ اپنے دائیں اور بائیں نیزہ چلاتا ہوا آرہا تھا جس کی وجہ سے دشمن کی فوج تتر بتر ہوگئی۔ پھر اس نے بادشاہ کی بچی کھچی فوج کو بھی اپنے ساتھ شامل کر لیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن فوج بھاگ گئی۔ وہ شخص حملہ کرتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا ؎

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من
آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

یعنی میں وہ نہیں ہوں کہ جنگ کے دن تو میری پیٹھ دیکھے بلکہ جنگ کے دن تو صرف میرا منہ دیکھے گا میری پیٹھ نہیں دیکھے گا۔ اور اگر کوئی شخص مجھ سے میرا کچھ حال پوچھنا چاہے تو

میں اسے یہ بتاتا ہوں

کہ میں جب لڑائی میں آؤں گا تو میرے سر کو خاک اور خون میں لتھڑا ہوا پائے گا۔ یعنے میں قتل ہو جاؤں گا لیکن بھاگوں گا نہیں۔ جب فتح ہو گئی تو بادشاہ نے پہچان لیا کہ وہ اس کا وہی بیٹا ہے جس سے وہ نفرت کیا کرتا تھا۔ بادشاہ نے اسے بلایا اس کی پیشانی پر بوسہ دیا اور کہا میں نے تم پر بڑا ظلم کیا ہے اور تمہاری بڑی بے قدری کی ہے۔ جن کی میں قدر کیا کرتا تھا۔ اور جن سے محبت کیا کرتا تھا۔ وہ تو پیٹھ دکھا کر بھاگ گئے لیکن تم میدان میں رہے۔ اور میری جان کی حفاظت کرنے کے لئے آگے آگئے۔ اس پر اس لڑکے نے کہا اے باپ

ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر

جو شخص قد و قامت اور صورت کے لحاظ سے ذلیل نظر آتا تھا وہ قیمت کے لحاظ سے بہت بہتر تھا یعنے آپ تو مجھے چھوٹے قد کا آدمی سمجھ کر نفرت سے دیکھا کرتے تھے۔ لیکن

آپ کو معلوم ہو گیا

کہ جو قد و قامت اور صورت میں ذلیل نظر آتا تھا قیمت کے لحاظ سے وہی بہتر تھا۔

یہ تو ایک آدمی کا قصہ ہے لیکن ہماری جماعت بھی گو تعداد کے لحاظ سے بہت تھوڑی ہے۔ اور بقامت کہتر کی مصداق ہے لیکن بقیمت بہتر ہے۔ امریکہ یورپ اور باقی ساری دنیا میں

اسلام کا جھنڈا

وہی گاڑ رہی ہے۔ اور باقی مسلمان جن کو علماء نے اپنے سروں پر اٹھا رکھا ہے انہوں نے بیرونی ممالک میں کسی مسجد کی ایک اینٹ بھی نہیں لگوائی۔ اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے یورپ میں ہماری تین مسجدیں بن چکی ہیں۔ اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا تو

ہمارا منشاء ہے

کہ تھوڑے عرصہ میں ہی ایک اور مسجد بھی بنا دی جائے۔ ایک مسجد امریکہ میں بنانے کا میں نے آرڈر دے دیا ہے۔ ایک مسجد لنڈن میں بنی ہے۔ ایک مسجد ہیگ میں بنی ہے۔ ایک مسجد ہیمبرگ (جرمنی) میں بنی ہے۔ ایک فرینکفورٹ (جرمنی) میں بن رہی ہے۔ جب یہ مسجد بن گئی۔ تو انشاء اللہ ایک مسجد ہنوور (جرمنی) میں بنائی جائے گی۔ پھر ایک زیورچ میں بنے گی۔ پھر ایک روم میں بنے گی پھر ایک نیپلز میں بنے گی۔ پھر ایک جنیوا میں بنے گی۔ اور پھر ایک وینس میں بنے گی۔ اور اس طرح یہ سلسلہ ترقی کرتا چلا جائے گا بہرحال ہماری جماعت اس وقت

بقامت کہتر اور بقیمت بہتر

کی مصداق ہے۔ جو ہر جگہ مسجدیں بنا رہی ہے۔ مسلمان ہمارے متعلق سمجھتے ہیں کہ ہم ان کے مقابلہ میں آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں۔

مولوی ظفر علی خان صاحب اب تو فوت ہو گئے اور ان کا معاملہ اللہ تعالیٰ سے ہے جب وہ زندہ تھے تو بڑی حقارت سے لکھا کرتے تھے۔ کہ یہ لوگ تو مسلمانوں میں سَو میں سے ایک بھی نہیں۔ پاکستان کی ساری آبادی جس میں ہندو اور عیسائی بھی شامل ہیں ۸ کروڑ ہے۔ اگر ہندوؤں اور عیسائیوں کو نکال دیا جائے تو غالباً مسلمانوں کی آبادی پانچ کروڑ رہ جاتی ہے اور ہماری

تعداد کا زیادہ سے زیادہ اندازہ

دس لاکھ ہے۔ ہندوستان کی آبادی ۳۲ کروڑ ہے۔ اس کے ساتھ پاکستان کی آبادی کو ملا لیا جائے تو یہ چالیس کروڑ بن جاتی ہے۔ اور دس لاکھ کی آبادی ان کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی۔ لیکن اب اگر اللہ تعالیٰ ہمیں طاقت بخشے اور یہ نئی تحریک جو مَیں نے کی ہے پھیل جائے تو پھر امید ہے۔ کہ ہماری جماعت اس ملک میں ایک نمایاں مقام پیدا کر لیگی۔ مَیں نے جلسہ سالانہ پر اس کے متعلق تحریک کی تھی۔ اور پھر پچھلے جمعہ کے خطبہ میں بھی اس کا ذکر کیا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بیسیوں خطوط جماعت کے افراد کے آئے۔ انہوں نے لکھا کہ ہم نے

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر

آپ کی تقریر کا مفہوم نہیں سمجھا تھا۔ مگر اب جو آپ کا پیغام چھپا ہے تو ہم نے اس کی حقیقت کو سمجھا ہے اس لئے اب ہم نے وقف اور روپیہ کے لئے اپنے نام لکھوانے شروع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ اس کے بعد اب تک چالیس وقف آ چکے ہیں اور بارہ ہزار کے قریب آمد کا اندازہ ہے۔ مَیں نے جو شکل وقف کی جماعت کے سامنے پیش کی ہے اور جس کے ماتحت میرا ارادہ ہے کہ پشاور سے کراچی تک اصلاح و ارشاد کا جال بچھا دیا جائے۔ اس کے لئے ابھی بہت سے روپیہ کی ضرورت ہے۔ اس کام کے لئے کم سے کم چھ لاکھ روپیہ سالانہ کی ضرورت ہے۔ اگر چھ لاکھ روپیہ سالانہ آنے لگ جائے تو پھر پچاس ہزار روپیہ ماہوار بنتا ہے۔ اور اگر ہم ایک واقف زندگی کا ماہوار خرچ پچاس روپیہ رکھیں تو ایک ہزار مراکز قائم کئے جا سکتے ہیں۔ اور اس طرح ہم

پشاور سے کراچی تک

رشد و اصلاح کا جال پھیلا سکتے ہیں۔ بلکہ اصل حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم نے رشد و اصلاح کے لحاظ سے مشرقی اور مغربی پاکستان کا گھیرا کرنا ہے تو اس کے لئے ہمیں ایک کروڑ روپیہ سالانہ سے بھی زیادہ کی ضرورت ہے۔ اگر ڈیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ آمد ہو تو بارہ لاکھ پچاس ہزار روپیہ ماہوار بنتا ہے۔ اگر بارہ لاکھ روپیہ بھی ماہوار آئے تو

اس کے معنے یہ ہیں

کہ ایک واقفِ زندگی کا پچاس روپیہ ماہوار خرچ مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے ۲۴ ہزار نئی طرز کے واقفِ زندگی بن جاتے ہیں۔ اور ۲۴۰۰۰ واقف زندگی دو لاکھ چالیس ہزار میل کے اندر پھیل جاتے ہیں۔ کیونکہ ہم نے دس دس میل پر ایک ایک آدمی رکھنا ہے۔ اور گو ابھی تو اتنی رقم جمع نہیں ہو سکتی۔ لیکن اگر اتنی رقم جمع ہو جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے چوبیس ہزار آدمی رکھے جا سکتے ہیں۔ ہاں اگر یہ واقفِ زندگی ہمت کریں اور خوب کوشش کر کے جماعت بڑھانی شروع کر دیں تو ممکن ہے کہ اگلے سال ہی یہ صورت پیدا ہو جائے۔ اب تک جو آمد آئی ہے وہ ایسی نہیں کہ اس پر زیادہ تعداد میں نوجوان رکھے جا سکیں لیکن

جب روپیہ زیادہ آنا شروع ہو گیا

اور نوجوان بھی زیادہ تعداد میں آ گئے اور انہوں نے ہمت کے ساتھ جماعت کو بڑھانے کی کوشش کی تو جماعت کو پتہ لگ جائے گا کہ یہ سکیم کیسی مبارک اور پھیلنے والی ہے۔ اس سکیم میں چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے جہاں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کی طرف سے چندہ لکھوایا ہے وہاں انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ کراچی کے پاس ٹھٹھہ میں میری زمین ہے اس میں سے مَیں اس سکیم کے ماتحت

دس ایکڑ زمین

وقف کرتا ہوں۔ دس ایکڑ مَیں خود انشاء اللہ ضلع تھرپارکر یا حیدر آباد کے ضلع میں وقف کروں گا۔ اور ابھی تو اور بہت سے احمدی زمیندار ہیں جو اس غرض کے لئے زمین وقف کر سکتے ہیں۔ پھر ایک ایک دو دو ایکڑ دے کر کئی آدمی مل کر بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ بہرحال چوہدری صاحب کی زمین اور میری وقف شدہ زمین میں دو مرکز بن جائیں گے۔ تیسرا مرکز ضلع مظفر گڑھ میں بنے گا۔ وہاں کے ایک

نوجوان نے لکھا ہے کہ میرا ایک مربعہ ہے جو مجھے فوجی خدمات کے صلہ میں ملا ہے۔ وہ مربعہ مَیں آپ کی اس سکیم میں دیتا ہوں مگر کوئی وجہ نہیں کہ ہم اس کو اس طرح ساری زمین سے محروم کر دیں۔ مَیں نے یہ تجویز سوچی ہے کہ ہم ان سے کہیں۔ کہ اس زمین میں سے دس ایکڑ ہمیں کرایہ پر دیدے اور باقی پندرہ ایکڑ وہ خود استعمال کرے۔ اور دس ایکڑ کوئی معمولی زمین نہیں۔ ہالینڈ میں مَیں نے دریافت کیا تھا وہاں تین ہزار روپیہ فی ایکڑ آمد ہوتی ہے۔ اگر تین ہزار فی ایکڑ آمد ہو تو دس ایکڑ سے تیس ہزار آمد ہو سکتی ہے۔ اگر سَو مربعہ ہمیں اس سکیم میں مل جائے تو

۷۵ لاکھ سالانہ آمد

ہو جاتی ہے اور اس سے ہم سارے مشنوں کا خرچ چلا سکتے ہیں۔ طریق ہم بتائینگے کام کرنا ہمارے مبلغوں کا کام ہے۔ اگر ان کو خدا تعالیٰ اسلام کی خدمت کا جوش دے اور وہ شیخ سعدیؒ کے بیان کردہ واقعہ کو یاد رکھیں تو یہ سکیم بہت اچھی طرح چلائی جا سکتی ہے۔ کیونکہ جن لوگوں میں کام کرنے کی روح پائی جاتی ہو وہ یہ نہیں دیکھتے کہ ہم حقیر اور ذلیل ہیں وہ صرف یہ بات جانتے ہیں کہ

> آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پُشتِ من
> آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

مَیں وہ نہیں ہوں کہ جس کی پیٹھ تو جنگ میں دیکھے۔ بلکہ تو میرے سر کو میدان میں خاک و خون میں لتھڑا ہوا پائے گا۔ ہماری جنگ تلوار کی جنگ نہیں بلکہ دلائل کی جنگ ہے اور

دلائل کی جنگ

میں جس شخص میں کام کرنے کی روح پائی جاتی ہو وہ یہی کہتا ہے کہ مَیں وہ نہیں۔ جو دلائل کے میدان میں اپنی پیٹھ دکھاؤں۔ بلکہ اگر مقابلہ کی صورت پیدا ہوئی تو مَیں سب سے آگے ہوں گا۔ اور جب تک میری جان نہ چلی جائے مَیں قربانی کا عہد نہیں چھوڑوں گا۔ اگر اس طرز پر عمل کیا جائے تو مَیں سمجھتا ہوں کہ یہ سکیم بہت شاندار طور پر کامیاب ہو گی۔ ابھی تو میری جلسہ سالانہ کی تقریر پر صرف چودہ دن گذرے ہیں۔ لیکن اب آ کر لوگوں کو میری تحریک کا احساس ہوا ہے اور انہوں نے اپنے نام لکھوانے شروع کئے ہیں۔ اسی طریق پر ہر تحریک بڑھتی ہے۔ جب مَیں نے

تحریک جدید کا اعلان

کیا تو جماعت کے لوگوں نے مجھے لکھا تھا کہ ہم نے

تو آپ کی تحریک کا یہ مطلب سمجھا تھا کہ ساٹھ ہزار روپیہ جمع کرنا ہے مگر اب وہ کام لاکھوں تک پہنچ گیا ہے مجھے یاد ہے ایک دوست نے مجھے لکھا کہ مَیں نے آپ کی تحریک پر بہت سا چندہ لکھوا دیا تھا اور یہ سمجھا تھا کہ آپ نے صرف ایک ہی دفعہ چندہ مانگا ہے لیکن اب مَیں اپنا چندہ کم نہیں کروں گا۔ بلکہ اپنے وعدہ کے مطابق دینے کی کوشش کروں گا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی لوگ تھے جنہوں نے اسوقت سَو سَو دو دو سَو روپیہ چندہ لکھوا دیا تھا۔ مگر بعد میں انہوں نے اس چندہ کو کم نہ کیا۔ اور بڑھتے بڑھتے وہ سولہ سَو۔ دو ہزار یا اڑھائی ہزار چندہ دینے لگ گئے۔ یہ تحریک بھی آہستہ قدموں سے شروع ہوئی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے مجھے امید ہے کہ جماعت میں اس قدر

اخلاص اور جوش پیدا ہو جائیگا

کہ وہ لاکھوں اور کروڑوں روپیہ دینے لگ جائے گی۔ تم یہ نہ دیکھو کہ ابھی ہماری جماعت کی تعداد زیادہ نہیں۔ اگر یہ سکیم کامیاب ہو گئی تو تم دیکھو گے کہ دو تین کروڑ لوگ تمہارے اندر داخل ہو جائیں گے۔ اور جب دو کروڑ اور آدمی تمہارے ساتھ شامل ہو جائیں گے تو آمد کی کمی خود بخود دور ہو جائے گی۔ دو کروڑ آدمی چھ روپیہ سالانہ دے تو بارہ کروڑ بن جاتا ہے۔ اگر ایک کروڑ روپیہ ماہوار آمد ہو تو دو لاکھ مبلغ رکھا جا سکتا ہے جو بیس لاکھ میل کے رقبہ میں پھیل جاتا ہے اور اتنا رقبہ تو سارے پاکستان کا بھی نہیں۔

پس ہمت کر کے آگے بڑھو اور وہی نمونہ دکھلاؤ کہ

> آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پُشتِ من
> آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

دشمن تمہارے مقابلہ میں کھڑا ہے اور

یہ جنگ رُوحانی ہے

جسمانی نہیں۔ اس جنگ میں دلائل اور دعاؤں سے کام لینا اصل کام ہے صحابہؓ کو دیکھ لو وہ تلواروں سے لڑتے تھے اور میدانِ جنگ میں ان کی گردنیں کٹتی تھیں مگر وہ اس سے ذرا بھی نہیں گھبراتے تھے جنگِ اُحد کے موقعہ پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کے متعلق ہدایت فرمائی کہ اُسے تلاش کرو وہ کہاں ہے صحابہؓ نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی لاش دوسری لاشوں کے نیچے کہیں دبی پڑی ہے اس لئے وہ کہیں ملی نہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور پھر تلاش کرو۔ چنانچہ بہت تلاش کے بعد

وہ صحابی ملے۔ وہ زخمی تھے اور پیٹ پھٹا ہوا تھا۔

تلاش کرنیوالے صحابی

نے کہا۔ اپنے رشتہ داروں کو کوئی پیغام پہنچانا ہے۔ تو دے دو۔ ہم پہنچا دیں گے۔ وہ کہنے لگے۔ اور تو کوئی پیغام نہیں۔ میرے عزیزوں تک صرف اتنا پیغام پہنچا دینا کہ جب تک ہم زندہ رہے۔ ہم نے اپنی جانیں قربان کرکے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی۔ اب یہ فرض تم پر ہے۔ اور میری آخری خواہش یہ ہے کہ میرے خاندان کے سارے افراد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ اگر تم ایسا کرو۔ تو میری یہ موت خوشی کی موت ہوگی۔ تو دیکھو صحابہ نے تو عملی طور پر قربانیاں کی تھیں۔ اور

تمہاری مثال ایسی ہی ہے

جیسے کہتے ہیں "تھوک میں بڑے پکائے" دلیلیں دینا کونسی بڑی بات ہے۔ دلیلیں دے کر گھر آ گئے۔ لیکن وہاں یہ ہوتا تھا۔ کہ صحابہؓ میدان جنگ میں جاتے تھے۔ اور بعض اوقات انہیں اپنے بیوی بچوں کی دوبارہ شکل دیکھنی بھی نصیب نہیں ہوتی تھی۔ ایک عورت کے متعلق تاریخ میں لکھا ہے کہ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جنگ تبوک کے لئے تشریف لے گئے تو اس کے خاوند کو آپ نے کسی کام کے لئے باہر بھیجا ہوا تھا۔ جب وہ صحابی مدینہ واپس آئے۔ تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم تبوک کی طرف تشریف لے جا چکے تھے۔ اور اس صحابی کو اس کا علم نہیں تھا۔ وہ صحابی سیدھے گھر آئے۔ اپنی بیوی سے انہیں بہت محبت تھی۔ وہ گھر میں گھسے۔ اور بیوی انہیں نظر آئی۔ تو انہوں نے آگے بڑھ کر اسے اپنے جسم سے چمٹا لیا۔ لیکن

اس زمانہ کی عورتیں

بھی اس زمانہ کے مردوں سے زیادہ مخلص ہوتی تھیں۔ اس عورت نے خاوند کو دھکا دیا۔ اور کہنے لگی تجھے شرم نہیں آتی۔ کہ خدا تعالےٰ کا رسول تو جان دینے کے لئے رومیوں کے مقابلہ کے لئے گیا ہوا ہے۔ اور تجھے اپنی بیوی سے پیار کرنا سوجھتا ہے۔ اس بات کا اس پر ایسا اثر ہوا کہ اسی وقت اس نے اپنا گھوڑا پکڑا اور سوار ہو کر تبوک کی طرف چلا گیا۔ اور کئی منزلوں پر جا کر وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے جا کر مل گیا۔ تو اس قسم کی ہمت اگر تم بھی اپنے اندر پیدا کرو تو دین کی اشاعت کوئی مشکل امر نہیں۔ چند دنوں کی بات ہے

اللہ تعالےٰ کی رحمت اترنے والی ہے

اب یہ ناممکن بات ہے کہ زیادہ عرصہ تک آسمان اپنی مدد کو روکے رکھے۔ کوئی ۲۵-۲۶ سال تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دشمنوں کی گالیاں سنیں ان سے پتھر کھائے۔ اینٹیں کھائیں۔ ماریں کھائیں۔ لیکن تبلیغ جاری رکھی اس کے بعد قریباً پچاس سال تک یہ کام ہم نے کیا۔ یہ سارا زمانہ مل کر ۷۵ سال کا ہو جاتا ہے۔ آخر اللہ تعالےٰ ایسا تو نہیں کہ ۷۵ سال تک ایک قوم کو گالیاں دلوائے۔ مارے کھلائے پتھر مروائے اور پھر چپ کرکے بیٹھا رہے۔ اب میں سمجھتا ہوں۔ بلکہ مجھے یقین ہے۔ کہ وہ وقت آگیا ہے کہ

اللہ تعالےٰ کی مدد آسمان سے اترے گی

اور گو ساری دنیا میں احمدیت پھیل جانے میں ابھی دو سو سال باقی ہیں۔ لیکن ساری دنیا میں پھیلنے کے تو یہ معنے ہیں کہ امریکہ میں بھی پھیل جائے۔ انڈونیشیا میں بھی پھیل جائے کینیڈا میں بھی پھیل جائے۔ چین میں بھی پھیل جائے۔ اٹلی میں بھی پھیل جائے۔ جرمنی اور فرانس میں بھی پھیل جائے۔ ایسا بھی ایک دن ضرور ہوگا۔ لیکن ابھی ہمیں صرف اپنے ملک میں پھیلنے کی ضرورت ہے اور اتنی ترقی میں سمجھتا ہوں کہ

۸۰ سال کے اندر اندر ہو جانی چاہیئے

اور اس میں اب صرف چند سال باقی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۸۸۲ء میں دعوےٰ کیا اور ۱۹۰۸ء میں آپ فوت ہوئے۔ یہ ۲۷ سال کا عرصہ ہو گیا۔ ۲۶ سال کے بعد پھر پچاس سال اب تک کے ملائے جائیں تو ۷۶ سال بن جاتے ہیں۔ اور اگر ہم یہ عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش سے لیں۔ تو ۱۸۳۵ء میں آپ پیدا ہوئے اور ۱۹۳۵ء میں آپ پر سو سال ہو گئے۔ ہمارا فرض تھا۔ کہ ۱۹۳۵ء میں ہم ایک بہت بڑی جوبلی مناتے۔ لیکن ہماری جماعت نے ۱۹۳۹ء میں خلافت جوبلی تو منائی۔ لیکن ۱۹۳۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صد سالہ جوبلی بھول گئی۔ اب بھی وقت ہے کہ جماعت اس طرف توجہ کرے ۱۰۰ سال کی جوبلی بڑی جوبلی ہوتی ہے۔ جب جماعت کو وہ دن دیکھنے کا موقعہ ملے تو اس کا فرض ہے کہ وہ یہ جوبلی منائے اب تک انہوں نے ۷۶ سال کا عرصہ دیکھا ہے اور ۲۴ سال کے بعد سو سال کا زمانہ پورا ہو جائے گا۔ اس وقت

جماعت کا فرض ہوگا

کہ ایک عظیم الشان جوبلی منائے۔ اس سو سال کے عرصہ میں سارے پاکستان کو خواہ وہ مغربی ہو یا مشرقی۔ ہم نے احمدی بنانا ہے۔ اس کے بعد جو لوگ زندہ رہیں گے وہ انشاءاللہ وہ دن بھی دیکھ لیں گے جب ساری دنیا میں احمدی ہی احمدی ہونگے جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ وہ لوگ جو اس جماعت سے باہر ہیں، وہ رفتہ رفتہ اس قدر کم ہو جائینگے کہ ان کی حیثیت بالکل ادنےٰ اقوام کی سی ہو جائیں گے۔ پس

ہمت سے آگے بڑھو

زیادہ سے زیادہ چندے لکھواؤ۔ اور جو لوگ آنریری سیکرٹری کے طور پر کام کر سکتے ہوں۔ وہ اپنے آپ کو آنریری سیکرٹری بنا لیں۔ اور شہر میں یا باہر جہاں کہیں جائیں وہاں احمدیوں سے مل کر یا غیر جو اثر قبول کریں۔ ان سے مل کر زیادہ سے زیادہ چندہ لینے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہمارا چندہ جلد ہی جلدی بارہ لاکھ تک پہنچ جائے۔ اسی طرح نوجوانوں کو وقف زندگی کی تحریک کریں۔ یہ ایسا چھوٹا وقف ہے کہ پرائمری تک کے آدمی کو بھی ہم لے لیتے ہم جو مرکز بنائیں گے اور پھر اسے قائم کریں گے۔ وہاں ہم ایک انٹرنس تک تعلیم یافتہ شخص رکھ لیں گے۔ اور اس کے ساتھ پرائمری پاس شخص کو لگا دیں گے۔ اور تعلیم اردو میں دیں گے۔ اردو زبان میں حضرت

مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کئی کتابیں

ہیں۔ مثلاً درثمین ہے۔ تحفہ گولڑویہ ہے۔ سرمہ چشم آریہ ہے۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم ہے۔ ازالہ اوہام ہے۔ فتح اسلام ہے یہ کتابیں ان کو پڑھائیں گے۔ میں نے دیکھا ہے کہ جو لوگ ان کتابوں کو پڑھ لیتے ہیں۔ وہ بڑے سے بڑے مولویوں کے اعتراضات کے ایسے جواب دے سکتے ہیں۔ کہ وہ بول نہیں سکتے۔ اسی طرح ہم تفسیر صغیر پڑھائیں گے۔ پھر جب کچھ قابلیت بڑھ جائے۔ تو وہ سیر روحانی پڑھیں احمدیت۔ دعوۃ الامیر۔ تحفۃ الملوک اور تحفہ شہزادہ ویلز پڑھیں۔ ان ساری کتابوں کو پڑھ لیا جائے۔ تو عیسائیوں کا اور مسلمانوں میں سے غلط رستہ پر چلنے والے مولویوں کے اعتراضات کا بڑی عمدگی سے ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح دیباچہ تفسیر القرآن ہے اس کے متعلق تمام مبلغ لکھتے ہیں کہ اس کو ہم ہر وقت ساتھ رکھتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہم ہر علمی مجلس میں غالب آتے ہیں۔ ان سب کتابوں کو غور سے پڑھ لیا جائے تو

بڑی علمی قابلیت پیدا ہو سکتی ہے

اب تو یہاں پادری زیادہ تعداد میں نہیں زیادہ تر اپنے ممالک کو واپس چلے گئے ہیں۔ تھوڑے سے پادری موجود ہیں جن کے لئے ان کتابوں سے بہت حد تک علم سیکھا جا سکتا ہے۔ یا ہندوستان جانے کا موقعہ ملے۔ تو وہاں پنڈت موجود ہیں۔ ان کے لئے سرمہ چشم آریہ اور چشمہ معرفت وغیرہ کتابیں ہیں۔ وہ پڑھ لی جائیں۔ تو انسان ان کا مقابلہ کر سکتا ہے۔ باقی لوگوں کے لئے ہندوستان اور پاکستان میں دوسری کتابیں زیادہ مفید ہیں۔ جیسے ازالہ اوہام ہے۔ توضیح مرام ہے۔ فتح اسلام ہے۔ تحفہ گولڑویہ ہے۔ یہ اردو میں پڑھ لی جائیں۔ تو تمام مولویوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے یا سرمہ چشم آریہ اور چشمہ معرفت کے ذریعہ ہندوستان کے ہندو پنڈتوں کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے میں نے بعض کتابوں کا گورمکھی میں ترجمہ کروایا ہے۔ اور میں نے دیکھا ہے کہ ان کتابوں کے متعلق سکھوں اور ہندوؤں کے بڑی کثرت سے خطوط آتے ہیں کہ ہم نے ان کو پڑھا تو یوں معلوم ہوا کہ

آسمانی نور ہمیں ملا ہے

ہمیں اور کتابیں بھجوائی جائیں۔ کیونکہ ان کے ذریعہ سے ہماری روحانی آنکھیں کھل گئی ہیں۔

جماعت احمدیہ کے ۶۷ ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روئیداد

۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء کا پہلا اجلاس

(۱)

جلسہ سالانہ کے آخری روز ۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء کو صبح کا اجلاس پروگرام کے مطابق سوا نو بجے مکرم جناب چوہدری عبداللہ خانصاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا جو ہمارے شامی بھائی السید سلیم الجابی نے کی۔ بعدہٗ حبیب الرحمٰن صاحب درد نے کلام محمودؓ میں سے سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ایک نظم خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔

امن عالم کے متعلق اسلامی تعلیم

ازاں بعد مکرم و محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب ایم اے صدر شعبہ نفسیات کراچی یونیورسٹی نے "امن عالم کے متعلق اسلامی تعلیم" کے موضوع پر ایک جامع تقریر فرمائی جس میں آپ نے قرآن مجید کی آیات کی روشنی میں ثابت فرمایا کہ اسلام کی بے شمار خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس کی تعلیم میں ایسے بنیادی اصول اور ان کی پرحکمت تفصیلات ملتی ہیں جن کی مدد سے عالمی امن کا مسئلہ نہایت خوش اسلوبی سے طے ہو سکتا ہے آپ نے فرمایا اسلام کے بیان کردہ یہ اصول اور ان کی پرحکمت تفصیلات نہایت درجہ امتیازی شان کی حامل ہیں اور یہ نہ صرف سیاستدانوں کے لئے بلکہ امن کے مسئلہ سے تعلق رکھنے والے جملہ ماہرین علوم کے لئے ایک دعوت کا درجہ رکھتی ہیں کہ وہ ان پر غور کریں اور ان سے کماحقہٗ استفادہ کرتے ہوئے دنیا میں امن کے قیام کی راہ ہموار کریں۔

. . . .

. . . .

. . . .

. . . . آپ نے ثابت فرمایا کہ اگر وہ اسلامی تعلیم کے اس حصہ پر غور کریں گے اور اس کے عملی پہلوؤں کا جائزہ لیں گے تو یہ حقیقت ان پر منکشف ہوئے بغیر نہ رہے گی کہ اسلام کی بے مثال و لازوال تعلیم ہی موجودہ زمانہ کی سب سے بڑی مشکل کا حل موجود ہے اور یہ تعلیم اپنی ہمہ گیر اہمیت اور افادی حیثیت کے باعث واحد حل کا درجہ رکھتی ہے۔

دوران تقریر میں آپ نے عالمی امن کے مسئلہ کی مقتضیات اور مشکلات پر روشنی ڈالنے کے بعد ان مقتضیات کو پورا کرنے اور مشکلات کو دور کرنے کے سلسلے میں اسلامی تعلیم کی عالمگیر حیثیت اور متحدہ انسانیت کے اسلامی تصور کو بڑی وضاحت کے ساتھ پیش فرمایا۔ نیز آزادیٔ فکر عدل اور قانون کے احترام سے متعلق اسلامی تعلیم اور اس کی پرحکمت تفصیلات پر روشنی ڈالی اور واضح فرمایا کہ موجودہ زمانہ میں ان چیزوں کے فقدان سے کس طرح عالمی امن کے لئے دن بدن خطرہ بڑھ رہا ہے۔

دنیا کے موجودہ حالات اور اقوام عالم کی موجودہ روش اور اس کے نتائج و اثرات پر روشنی ڈالنے کے بعد آپ نے ثابت فرمایا کہ جب تک دنیا اسلام کے ان اصولوں کو نہیں اپنائے گی اور ان پر کماحقہٗ عمل پیرا نہیں ہو گی۔ اس وقت تک عالمی امن کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہ ہو گا۔

دوران تقریر میں آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ اور تاریخ اسلام سے متعدد واقعات بیان کرنے کے بعد امن سے متعلق اسلامی تعلیم کے عملی پہلوؤں کو اجاگر کیا اور بتایا کہ جس طرح یہ اصول اس زمانے میں بروئے کار آ کر دنیا کو حقیقی امن سے ہمکنار کرنے کا موجب ہوئے تھے۔ اسی طرح آج بھی امن کی متلاشی دنیا کو یہ حقیقی امن سے ہمکنار کر سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا آج جبکہ بین الاقوامی تعلقات اور بین الاقوامی امور کا دائرہ بہت زیادہ وسیع ہو گیا ہے اور عالمی امن کے اس مسئلہ نے حد درجہ اہمیت اختیار کر لی ہے اسلامی اصولوں کی افادی حیثیت اور بھی زیادہ نمایاں صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے موجودہ حالات میں دنیا کو ان اصولوں کی طرف لانے اور متحدہ انسانیت کی راہ ہموار کرنے کے لئے احمدیت کی شکل میں ان اصولوں کو ایک دفعہ پھر اسی آب و تاب کے ساتھ پیش فرمایا ہے۔ چنانچہ مشرق و مغرب میں ایک نئے روحانی انقلاب کی بنیاد رکھی جا چکی ہے اور دنیا کے لوگ تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ کسی جبر و اکراہ کے بغیر از خود اسلام کے ان اصولوں کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ دوران تقریر میں آپ نے بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی بعض تحریرات بھی جو ان اصولوں کی وضاحت پر مشتمل تھیں اور جن سے ایک نئے روحانی انقلاب کی نشان دہی ہوتی تھی پڑھ کر سنائیں اور فرمایا کہ دنیا غلط کہتی تھی کہ اسلام اور مذہب کے دن پورے ہو گئے ہیں۔ آج سے تیرہ چودہ سو سال قبل خدا تعالےٰ نے اعلان کیا تھا کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری انسانیت بنی نوع انسان کے لئے اور ہر ملک کیا ایشیاء اور کیا یورپ سب کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے اور یہ کہ اس کا ثبوت تمہیں آخری زمانہ میں پھر دیا جائے گا۔ چنانچہ تاریخ نے کروٹ لی اور آج اس بگڑی ہوئی حالت میں اسلام کی نئی زندگی کے آثار دنیا کے کناروں تک نظر آ رہے ہیں۔

یہ آثار اس امر پر گواہ ہیں کہ اسلامی اصولوں کے ذریعہ دنیا میں امن قائم ہو کر رہے گا۔ لیکن اس کے لئے صبر و استقلال کے ساتھ مسلسل جد و جہد کرنا ہو گی۔ اور جو لوگ اس جد و جہد کو مسلسل جاری رکھتے چلے جائیں گے انسانیت ان کی ممنون احسان ہو گی۔ اور وہ خود اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔

جرمنی اور مشرقی افریقہ کے دو احمدی احباب

محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب کی پرمغز تقریر کے بعد جرمنی اور مشرقی افریقہ کے دو احمدی احباب نے جو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے ہزاروں میل کا سفر طے کر کے مرکز سلسلہ میں آئے تھے انگریزی زبان میں احباب سے خطاب کیا۔ پہلے جرمنی کے نومسلم احمدی نوجوان خالد اسمٰعیل ہوئزلر صاحب نے ایک مختصر سی تقریر کی جس میں آپ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے اپنے قبول اسلام کا ذکر کیا اور اس امر پر گہرے جذبات تشکر کا اظہار فرمایا کہ انہیں سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے بھیجے ہوئے مبلغین اسلام کے ذریعہ قبول حق کی سعادت میسر آئی۔ اور اب وہ اس سعادت سے بھی بہرہ ور ہو رہے ہیں کہ انہیں مرکز سلسلہ کی زیارت جلسہ سالانہ میں شمولیت اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے روح پرور کلمات سننے اور حضور کی ملاقات کا شرف حاصل کرنے کا موقع ملا ہے۔ انگریزی تقریر کے اختتام پر چند فقرے آپ نے اردو زبان میں بھی ادا فرمائے۔

آپ کے بعد کمپالہ یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کے ذکریا عبدالعزیز کریڈو صاحب نے جو جماعت احمدیہ یوگنڈا کے اسسٹنٹ سیکرٹری تبلیغ ہیں اور رسالہ "وائس آف اسلام" کے اسسٹنٹ ایڈیٹر ہیں حاضرین سے خطاب کیا آپ نے بتایا کہ آپ کو ۱۹۴۲ء میں قبول احمدیت کی سعادت ملی اور یہ کہ آپ وہاں کی مقامی آبادی میں سے سب سے پہلے احمدی ہیں۔ یوں تو وہاں پہلے سے احمدی احباب موجود تھے لیکن یوگنڈا کی مقامی آبادی میں سے آپ پہلے شخص ہیں جنہیں اللہ تعالےٰ نے قبول احمدیت کی توفیق سے نوازا۔ آپ نے بھی اپنی تقریر میں اس امر پر اللہ تعالےٰ کا شکر ادا فرمایا کہ اس نے آپ کو اپنے فضل سے مرکز سلسلہ کی زیارت کرنے اور جلسہ سالانہ میں شمولیت کرنے کا شرف عطا فرمایا اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے روح پرور کلمات سننے کے شرف سے مشرف کیا آخر میں آپ نے جماعت احمدیہ یوگنڈا کے جملہ احباب کی طرف سے جلسہ میں شمولیت کرنے والے تمام احباب کو السلام علیکم اور دعا کا پیغام پہنچایا۔ نیز احباب سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالےٰ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا فرمائے اور ہمیں خدمت اسلام کا فریضہ پوری مستعدی اور جانفشانی سے ادا کرنے کی توفیق سے نوازے۔

بیرونی ملکوں سے آئے ہوئے یہ ہر دو احمدی احباب جب حاضرین سے خطاب کرنے کے لئے اسٹیج پر تشریف لائے تو احباب نے پرجوش اسلامی نعرے لگا کر ان کا خیر مقدم کیا۔ نیز ان کی تقریروں کے دوران میں فضا بار بار نعرہ ہائے تکبیر اور حضرت فضل عمر زندہ باد کے نعروں سے گونجتی رہی۔ ان ہر دو احباب کا محبت و عقیدت کے جذبات لے کر ہزاروں ہزار میل دور سے جلسہ سالانہ میں شمولیت کی غرض سے آنا اپنے اندر ایک خدائی نشان رکھتا تھا۔ احباب ان کے وجودوں میں ان خدائی وعدوں کو ایک نئے رنگ میں پورا ہوتے دیکھ رہے تھے کہ دور دور سے لوگ آئیں گے۔ اور یہ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی قومیں تیار کی ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

قرارداد تعزیت مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

ماہ دسمبر میں سلسلہ احمدیہ کی دو نامور اور قابل قدر ہستیاں ہم سے جدا ہو کر ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنے مولیٰ حقیقی کے پاس جا چکی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان بزرگوں میں سے ایک تو حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جو سکندرآباد میں وفات پا گئے ہیں۔ آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیمی اور مخلص صحابی اور سلسلہ کے سب سے پہلے صحافی تھے۔ آپ نے ہی سب سے پہلے قادیان سے اخبار الحکم جاری فرمایا جس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلمات طیبات شائع ہوتے تھے۔ جو احباب جماعت کے لئے ازدیاد ایمان کا موجب بنتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی اخبار الحکم کو اپنا ایک بازو قرار دیا۔ کیونکہ شروع شروع میں اسی اخبار کے ذریعہ تبلیغ ہوتی تھی۔

آپ تقسیم ملک سے کئی سال پہلے سکندرآباد میں مقیم تھے۔ وہاں بھی آپ نے قرآن کریم اور احادیث کے مسائل پر مشتمل متعدد کتب لکھیں۔ آپ نے تاریخ احمدیت کا بھی بہت سا حصہ مرتب فرمایا ہے۔ سفر یورپ اوّل میں آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہمراہ تھے۔ غرضیکہ آپ کا وجود جماعت میں بہت ممتاز اور قابل قدر تھا۔ آپ نے نصف صدی سے زیادہ عرصہ تک سلسلہ کی گرانقدر خدمت سرانجام دی۔ احمدیت کی موجودہ اور آئندہ نسلیں آپ کی ان خدمات جلیلہ کو ہمیشہ یاد رکھیں گی۔

(۲) دوسرے ہمارے بزرگ ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم بی۔اے۔ ایل ایل بی ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گجرات ہیں جو ایک عرصہ سے صاحب فراش تھے وفات پا گئے ہیں۔ آپ بھی سلسلہ کے مخلص خادم اور پرجوش مبلغ اور نہایت کامیاب مناظر تھے اور ہر لحظہ سلسلہ کی خدمت پر کمربستہ رہتے تھے۔ مخالفین سلسلہ کے لئے آپ کی تقاریر اور تحریرات ایک حجت قاطعہ کا رنگ رکھتی تھیں سلسلہ احمدیہ انکی خدمات جلیلہ کو بھی کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔

(۳) ان ہر دو بزرگان کی وفات حسرت آیات پر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کا یہ اجلاس دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور ان کی جدائی کو بہت بڑا جماعتی نقصان یقین کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان ہر دو بزرگان کی روح کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور ان کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ اس صدمۂ عظیمہ پر ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ مرحومین کے جملہ لواحقین۔ عزیزان اور تمام احباب جماعت سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس خلا کو جو ان بزرگوں کی وفات کی وجہ سے سلسلہ میں پیدا ہوا ہے احسن طور پر پُر کرنے کے سامان فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ قادیان)

زعماء انصار کی رپورٹ کارگذاری کی ترسیل کے متعلق وضاحت

اخبار الفضل مورخہ ۱۰ر جنوری ۵۸ء میں ترسیل رپورٹ کارگذاری انصار کے متعلق اعلان شائع ہوا ہے کہ ہر عہدیدار انصار جماعت مقامی اپنے شعبہ کی ماہواری رپورٹ زعیم مجلس مقامی کو دیا کریں اور زعیم مکمل رپورٹ ہر ماہ کی ۵ر تاریخ تک مرکز میں بھجوایا کریں لیکن قاعدہ ۱۸۲ مندرجہ دستور اساسی جدید کے مطابق ایسی بڑی مجالس انصار کے لئے جہاں پر زعیم اعلیٰ مقرر ہیں (مثلاً لاہور۔ راولپنڈی۔ پشاور۔ کراچی۔ ربوہ وغیرہ) وہاں کے زعماء حلقہ جات اپنی رپورٹ کارگذاری مقامی مرکزیہ مجلس انصار اللہ کے زعیم اعلیٰ کو دیں اور زعیم اعلیٰ کا فرض ہوگا کہ وہ اپنے ریمارک کے ساتھ ہر ماہ کی ۵ر تاریخ تک صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ کے دفتر میں بھجوا دیا کریں۔ اس طرح زعیم اعلیٰ کو بھی اپنے ماتحت حلقہ جات کے زعماء کی کارگذاری کا علم ہوتا رہے گا۔

اور جہاں پر زعیم اعلیٰ مقرر نہیں وہاں کی مجالس انصار کے زعماء صاحبان براہ راست صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ ربوہ کے دفتر میں ہی اپنی رپورٹیں بھجوایا کریں۔

نوٹ:۔ ربوہ کے حلقہ جات کے زعماء صاحبان کی رپورٹیں زعیم اعلیٰ ربوہ کیلئے دفتر ہذا میں بھجوا دیا کریں کیونکہ زعیم اعلیٰ دفتر مرکزیہ ہی میں بیٹھ کر کام کیا کریں گے۔

نائب صدر مرکزیہ مجلس انصار اللہ

چندہ وقف جدید میں مخلصین کی قربانی

حضور ایدہ اللہ کی تحریک وقف جدید میں حصہ لیتے ہوئے افراد جماعت کی شاندار قربانی

ذیل میں ایک مختصر سی فہرست ایسے وعدہ کنندگان کی پیش کی جاتی ہے جنہوں نے آج کی تاریخ میں نمایاں حیثیت حاصل کی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے ان سب کو "جزاکم اللہ احسن الجزاء" فرمایا ہے۔ آج جماعتوں میں سے راولپنڈی اور سیالکوٹ کی جماعت نے نمایاں کام کیا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کے ساتھ ہو۔ (انچارج وقف جدید)

(۱) قاضی شریف الدین صاحب کوئٹہ ۱۱ افراد کنبہ کی طرف سے ۶۶-۰-۰
(۲) مرزا عبدالحق صاحب سرگودہا ۳۶-۰-۰
(۳) ڈاکٹر محمد یونس صاحب نوکوٹ سندھ ۳۶-۰-۰
(۴) چوہدری اسد اللہ خانصاحب لاہور ۳۰-۰-۰
(۵) صوبیدار نورالدین صاحب (افراد کنبہ کی طرف سے) ۸۰-۰-۰
(۶) ڈاکٹر شیخ احمد دین صاحب ۸۰
پراونشل امیر حیدرآباد ڈویژن کنری
(۱۸ افراد کنبہ کی طرف سے) ۱۰۴-۰-۰
سیالکوٹ شہر ۵۴۶-۰-۰
راولپنڈی ۱۲[illegible]

اعلانات نکاح

۱۔ عزیزہ سعیدہ بیگم بنت قاضی محمد نذیر صاحب آف رتو چک تحصیل شکرگڑھ حال راولپنڈی کا نکاح بعوض حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ ہمراہ برادرم عزیزم چوہدری عبداللطیف صاحب واقف زندگی ولد چوہدری بدرالدین صاحب سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۹/۱۲ کو مسجد مبارک میں پڑھا۔ احباب کرام بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے ہر رنگ میں بابرکت فرمائے۔

(خاکسار قاضی غلام نبی اکوٹنٹ زرعی فلور ملز چوانوالہ)

۲۔ میرے ماموں لیفٹیننٹ عبدالرشید صاحب ولد لیفٹیننٹ ڈاکٹر عبدالکریم صاحب احمدی کا نکاح روزانہ اطالوی (Rosana) کے ہمراہ مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بعوض پانچ ہزار مہر مورخہ ۳۱/۱۲/۵۷ ربوہ میں پڑھایا۔ احباب جماعت رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار عبدالعزیز خاں نواب شاہ)

۳۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبداللطیف سابق مبلغ گولڈ کوسٹ کا نکاح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۹ر دسمبر کو ہمراہ سعیدہ بیگم بنت قاضی نذیر احمد صاحب سیالکوٹ مبلغ دو ہزار حق مہر پر پڑھا۔ احباب بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو بابرکت کرے۔

عبدالغفور امیر ہیڈ کوارٹرز کراچی (ماڑی پور)

ولادت

میرے بڑے لڑکے مرزا مبارک بیگ سلمہ اللہ کو اللہ تعالیٰ نے سات سال کے بعد نرینہ بچہ عطا فرمایا ہے۔ حضرت اقدس۔ بزرگان سلسلہ احباب و درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ بچہ کے صحت والی عمر۔ دیندار خادم دین اور ہمارے لئے قرۃ العین کا موجب اور ہر طرح بابرکت ہونے کی دعا فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار مرزا معظم بیگ افسر لنگر خانہ ربوہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۴۷۲۵ میں عبداللطیف ولد چوہدری فیروزالدین خاں قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ہڑپہ ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت دو راس بھینس جن کی قیمت -/۸۰۰ روپے ہے جن کی میں اس وقت ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز اگر میری وفات کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ عبداللطیف خاں بقلم خود ہڑپہ ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ احمد علی خاں بقلم خود ہڑپہ ضلع منٹگمری ۱۲/۱۰/۵۷

گواہ شد:۔ غلام رسول بقلم خود سکنہ ہڑپہ ضلع منٹگمری

نمبر ۱۱۳۸۳ میں حاجی جنود اللہ ولد جلال محمد صاحب قوم سید پیشہ دندانساز عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۳ء ساکن جویّا دکا شغر حال سرگودھا ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میں سرگودھا میں دندانساز کا کام کرتا ہوں۔ میری جو بھی ماہوار آمد ہوگی۔ میں اس کا دسواں حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ بوقت وفات میری جو جائیداد ہوگی اس کے بھی دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد قریباً ایک سو روپے ہے۔ بہرحال جو واقعی ماہوار آمد ہوا کرے گی اس کا دسواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کو ادا کیا کروں گا۔

دندان سازی کی دوکان چلانے کے لئے میرے پاس قریباً آٹھ صد روپیہ کی اشیاء ہوں گی۔ بہرحال جو منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد میری بوقت وفات ثابت ہو اس کے دسواں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

العبد:۔ بقلم خود جنود اللہ (آف کاشغر ترکستان) دندانساز بلاک ۱۲ مکان نمبر 2S/15 شہر سرگودھا۔

گواہ شد:۔ مرزا عبدالحق سرکاری وکیل امیر جماعت سرگودھا۔

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ بوتالوی محلہ باغات سرگودھا مکان ۲۶/۹

نمبر ۱۴۷۴۵ میں غلام رسول ولد رحمت خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ہڑپہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت ۱/۲ ۳ ایکڑ زمین عارضی مستقل الاٹ ہو چکی ہے۔ جو دودہ ساہو نزد ہڑپہ تحصیل و ضلع منٹگمری میں ہے۔ قیمت -/۲۵۰۰ روپے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز ان کے علاوہ میری پنشن گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے مبلغ -/۲۵ روپے ماہوار ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار پنشن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ علاوہ ازیں اگر میری وقت وفات جو جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ غلام رسول بقلم خود سکنہ ہڑپہ تحصیل منٹگمری ۱۶/۱۰/۵۷

گواہ شد:۔ نشان انگوٹھا عبدالرحیم عرف جرنیل سکنہ ہڑپہ ضلع منٹگمری

گواہ شد:۔ احمد علی خاں بقلم خود سکنہ ہڑپہ تحصیل منٹگمری۔

نمبر ۱۴۷۲۰ میں عبدالحی واقف زندگی ولد میاں غلام محمد صاحب صراف قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر قریب ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ سانو گوجر ڈاکخانہ سیالکوٹ شہر سیالکوٹ صوبہ ویسٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ / اکتوبر ۱۹۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں۔ میرے والد زندہ ہیں۔ اور میں مرے کالج سیالکوٹ شہر میں سیکنڈ ایئر کا طالب علم ہوں۔ مجھے میرے والدین کی طرف سے -/۱۰ روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں جو میں باقاعدہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میری آمد زائد ہوگی تو اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ ۷/۱۰/۵۷

العبد۔ عبدالحی واقف زندگی ولد میاں غلام محمد صراف محلہ سانو گوجر سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد فضل دین بنشر موصی ۲۳۶۷ محلہ حکیم حسام الدین سیالکوٹ شہر

گواہ شد:۔ میاں غلام محمد صراف محلہ سانو گوجر سیالکوٹ شہر

نمبر ۱۴۷۲۷ میں فضل بیگم زوجہ غلام رسول صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ہڑپہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد حق مہر مبلغ -/۲۵۰ روپے زیور کوئی نہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ راقم الحروف سید عزیز احمد شاہ مربی ضلع منٹگمری۔ ۱۶/۱۰/۵۷

الامۃ۔ فضل بیگم زوجہ غلام رسول صاحب ساکن ہڑپہ ضلع منٹگمری نشان انگوٹھا۔

گواہ شد۔ غلام رسول خاوند موصیہ۔

گواہ شد:۔ احمد علی موصی ۳۴۳۹ ہڑپہ ضلع منٹگمری

نمبر ۱۴۷۳۶ میں چوہدری عبدالحق ولد چوہدری سردار خان صاحب قوم جٹ پیشہ عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۲۹ دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ستمبر ۵۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے ایک مکان ۲۲/۵ واقع محلہ دارالرحمت شرقی قطعہ ۲۵/۶ جس کی قیمت اس وقت ... ہزار روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار پنشن -/۵۸ روپے (مبلغ اٹھاون روپے صرف) ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔

. . . . اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد عبدالحق بقلم خود ۲۱/۹/۵۷

گواہ شد۔ حبیب اللہ خاں ایم۔ اے۔ سی سیکرٹری وصایا محلہ دارالرحمت شرقی۔

گواہ شد۔ فضل احمد بقلم خود بی اے بی سی ریٹائرڈ نائب ناظر تعلیم ربوہ

نمبر ۱۴۷۲۶ میں غلام محمد ولد رحمت خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۰۷ء ساکن ہڑپہ ڈاکخانہ خاص ضلع منٹگمری صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد چار ایکڑ زمین واقع موضع دودہ ساہو تحصیل و ضلع منٹگمری میں ہے۔ جس کی قیمت -/۴۰۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ نشان انگوٹھا غلام محمد ولد رحمت خان سکنہ ہڑپہ ضلع منٹگمری۔

گواہ شد:۔ احمد علی بقلم خود ہڑپہ ضلع منٹگمری۔

گواہ شد:۔ غلام رسول ولد رحمت خان ہڑپہ ضلع منٹگمری۔

صنعت اور تجارت کے محکمے ملا دیئے جائیں گے

بجٹ کمیٹی کی سفارش پر مرکزی کابینہ کا فیصلہ

کراچی ۱۵ جنوری۔ مرکزی کابینہ نے نظم و نسق کے اخراجات میں بچت کی تدبیر کے طور پر تجارت اور صنعت کی مرکزی وزارتوں کو ملا کر ایک کرنے اور ان کے عملہ میں تخفیف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ فیصلہ مرکزی بجٹ کمیٹی کی سفارش کے پیش نظر کیا گیا ہے ... ... جس نے کچھ عرصہ قبل اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کی تھی۔

کابینہ کے اس فیصلہ کے تحت مرکزی وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری اور انچارج افسروں کے عہدے ختم کر دیئے جائیں گے اور تجارتی اتاشیوں کی تین آسامیوں پر کوئی تقرر نہیں کیا جائیگا۔ غیر ممالک کے پاکستانی سفارت خانوں سے بھی کچھ افسر واپس بلا لئے جائیں گے۔

کابینہ کے فیصلہ کے مطابق ٹیرف کمیشن کا عملہ سردست کم کر دیا جائے گا۔ اور بعد ازاں اس کمیشن کو توڑ دینے کے مسئلہ کا جائزہ لیا جائے گا۔ لاہور اور چاٹگام میں قیمتوں اور رسد پر کنٹرول کے محکمے کے عملے میں بھی تخفیف کی جائے گی اور قیمتوں پر کنٹرول رکھنے یا رکھنے کے سوال پر بعد میں مزید غور کیا جائے گا۔

ملتان میں شہری دفاع کا مظاہرہ

ملتان ۱۵ جنوری۔ ۱۷ جنوری کو ملتان شہر میں شہری دفاع کا ایک مظاہرہ ہوگا اور لوگوں کو ہوائی حملے بچاؤ کے طریقوں سے آگاہ کیا جائے گا رات کو بلیک آؤٹ بھی ہوگا۔

درخواستہائے دعا

(۱) مکرم محمد یحییٰ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ لاہور اور ان کی والدہ محترمہ دونوں سخت بیمار ہیں احباب ہر دو کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (مینیجر الفضل)

(۲) خاکسار کی بھتیجی مختار بیگم اہلیہ چوہدری اکبر علی صاحب چک چوہدری ضلع گوجرانوالہ کچھ دنوں سے شدید بیمار ہے۔ اور بے حد کمزور ہو گئی ہے۔ احباب مکمل صحت شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

محمد اسمٰعیل دیالگڑھی
ربوہ

ترقیاتی منصوبوں کی عملدرآمد کی رفتار تیز تر کر دی جائے گی

مرکزی حکومت بہت جلد ضروری ہدایات جاری کر دے گی

کراچی ۱۵ جنوری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ قومی اقتصادی کونسل کے فیصلوں کے بعد قومی تعمیر ترقی کے منصوبوں پر عملدرآمد کی رفتار تیز تر کر دی جائے گی۔ کونسل کا اجلاس آجکل یہاں منعقد ہو رہا ہے

مرکزی حکومت اور قومی اقتصادی کونسل نے ملک کے بعض بڑے منصوبوں پر عملدرآمد کی سست رفتاری پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور توقع ہے کہ کام کی رفتار تیز کرنے کی ایک عام ہدایت بہت جلد جاری کر دی جائے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ مشرقی پاکستان میں منصوبہ بندی کے عملے میں بھی توسیع کی جائیگی۔ معتبر ذرائع کا بیان ہے کہ یہ اقدام اس لئے کیا جا رہا ہے کہ صوبائی حکومت ترقی کے مناسب منصوبے آسانی سے تیار کر سکے۔

اردن میں پاکستانی سفارت خانہ

کراچی ۱۵ جنوری۔ حکومت پاکستان نے عمان میں ایک علیحدہ سفارت خانہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس سلسلے میں حکومت اردن سے منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔

۲۸ دسمبر ۱۹۵۷ء کا پہلا اجلاس

(بقیہ صفحہ ۵)

جو بعد میں اسی بابرکت جلسہ میں آئیں گی وہ دیکھ رہے تھے کہ خدائی وعدے ہر سال ایک نئی شان کے ساتھ پورے ہوتے ہیں اور اسود احمر ہر سال ہزاروں ہزار میل دور سے کھنچے چلے آتے ہیں۔ ان کا آنا کیا ہی مبارک آنا ہے۔ اور مسیح پاک کے متبعین کا یہ اجتماع جو بجا طور پر اسود و احمر کا اجتماع کہلانے کا مستحق ہے کیا ہی بابرکت اجتماع ہے۔ ان ہر دو احمدی احباب کی تقاریر کے دوران سامعین پر ایک روحانی سرور کی کیفیت طاری تھی اور وہ نہایت درجہ خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اس امر پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ انہیں اپنی آنکھوں سے خدائی وعدوں کو پورا ہوتے دیکھنے کی سعادت میسر آ رہی ہے۔ (باقی)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴